اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

تار کا پتہ
الفضل قادیان

قیمت
فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۲ صفر ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۸۶

تقسیم وراثت شریعت اسلامیہ کے رُو سے

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کئی ہزار احمدیوں سے جو ہندوستان کے ہر ایک علاقہ اور گوشہ سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور بعض اصحاب تو ممالک غیر سے بھی آئے ہوئے تھے۔ یہ پختہ عہد لیا تھا۔ کہ وُہ اپنی وراثت شرعی احکام کے ماتحت تقسیم کیا کریں گے۔ یعنی اپنی لڑکیوں۔ بہنوں۔ اور دوسری رشتہ دار عورتوں کو جن کے حقوق اسلام نے مقرر کئے ہیں۔ اپنی جائدادیں سے ضرور حصہ دیں گے۔ اس بارے میں ضروری واقفیت اور آسانی پیدا کرنے کے لئے "الفضل" میں ایک سلسلۂ مضامین شائع کیا جا رہا ہے جس میں تقسیم جائداد کے اسلامی حکم کی تشریح و توضیح کی جاتی۔ اور بتایا جاتا ہے کہ اسلام نے کس حالت میں کسی رشتہ دار کے لئے کتنا حصہ مقرر کیا ہے۔

چونکہ جماعت احمدیہ دُنیا میں حقیقی اسلام قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے اور خود مسلمان کہلانے والے اسلام کے ایک نہایت اہم حکم تقسیم ورثہ کو نظر انداز کرکے عورتوں پر بہت بڑے ظلم کے مرتکب ہو رہے ہیں اور اس کا نہایت ہی عبرتناک خمیازہ بھگت رہے ہیں اس لئے ضروری ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد تقسیم ورثہ میں شرعی احکام کو پیش نظر رکھے اور اب جبکہ جماعت احمدیہ خصوصیت کے ساتھ اپنے ہادی اور مطاع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور عہد کر چکی ہے۔ کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جس میں کسی احمدی کا ترکہ شرعی حکم کے ماتحت تقسیم نہ کیا جائے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ شرعی تقسیم ورثہ سے جائدادیں تباہ ہو جاتی۔ اور خاندان برباد ہو جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے جب سے عورتوں کو شرعی ورثہ سے محروم کر رکھا ہے۔ اسی وقت سے ان پر ذلت اور ادبار کی گھٹائیں چھا گئی ہیں۔ ان کی جائدادیں دوسروں کے قبضہ میں چلی گئی ہیں۔ اور ان کی غربت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ پھر عقلاً بھی یہ بات بالکل غلط ہے کہ شرعی طور پر تقسیم ورثہ نقصان رساں ہے۔ اگر کسی شخص کی بہن جائداد کا کچھ حصہ لے جاتی ہے۔ تو اس کی بیوی اس کے گھر میں اپنا حصہ لے بھی آتی ہے۔ دراصل اسلام کا یہ حکم نہایت اہم اور ضروری ہے اور دوسرے فرقوں کے مسلمان بھی اس کی اہمیت محسوس کر رہے ہیں۔ چنانچہ مرکزی اسمبلی میں حال میں کچھی میمن قوم کے متعلق یہ قانون منظور ہوا ہے۔ کہ ان کے مقدمات وراثت وجانشینی وغیرہ شریعت اسلامیہ کے متعلق فیصل ہوا کریں۔ جماعت احمدیہ کو خدا تعالےٰ کے فضل سے اس بارے میں کوئی قانون بنوانے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تاکید ہی کافی ہے۔ امید ہے کہ جماعت اس کا ثبوت اپنے عمل سے پیش کرتی رہیگی۔

کربلا کے واقعات اور ہندو

بھائی پرمانند جی ہندوؤں کے ایک مشہور لیڈر ہیں ہندو مہاسبھا کے سرکردہ ارکان میں سے ہیں مرکزی اسمبلی کے ممبر ہیں۔ اور روزانہ اخبار "ہندو" میں قریباً روزانہ مقالہ افتتاحیہ خود لکھتے ہیں ہر سیاسی اور مذہبی معاملہ پر اس انداز سے نکتہ چینی کرتے ہیں۔ کہ ان سے بڑھ کر پختہ اور درست رائے نہ کسی کی ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ بعض اوقات وُہ ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ خاص کر اسلام اور مسلمانوں کے متعلق۔ جو نہایت ہی مضحکہ خیز ہوتی ہیں۔ حال میں انہوں نے "لکھنو کی شیعہ سُنی کشمکش" پر اپنے مخصوص انداز میں نکتہ چینی کی ہے۔ اور اس موقعہ پر مختلف مقامات کے ہندو مسلمانوں میں جو تصادم ہوا کرتا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ:-

"تعزیہ نکالنے والوں کے دلوں میں بڑا جوش پیدا کیا جاتا ہے۔ ان کا یہ سارا جوش اور غصہ عموماً کافروں کے خلاف بھڑک اٹھتا ہے۔ کافر کون ہیں۔ یہ ان کے دماغ میں ہندو ہیں۔ کافروں پر کربلا کے قتل کی ذمہ واری ڈالی جاتی ہے۔ یہ بات ہندوؤں کے ساتھ لڑائی کرنے کی وجہ بن جاتی ہے"۔

ایک ذمہ وار ہندو لیڈر کی طرف سے اس قسم کی تحریر کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے۔ اور وُہ یہ کہ وُہ ہندو مسلمانوں میں منافرت اور تباغض پیدا کرنے کے لئے جب کوئی اور صورت نہیں دیکھتا۔ تو خیال آرائی شروع کر دیتا ہے اور اس بات کو نظر انداز کرتا ہُوا کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے معمولی واقفیت کے انسان بھی اس کے متعلق کیا کہیں گے جو جی میں آئے۔ کہہ گزرتا ہے کون نہیں جانتا۔ کہ محرم کے ایام میں جو فسادات ہوتے ہیں۔ وُہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں ہی نہیں ہوتے بلکہ اکثر مقامات پر شیعہ سُنی مسلمانوں میں بھی ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ کربلا کے واقعات کا تعلق بھی مسلمان کہلانے والوں کے ہی ساتھ ہے۔ ان حالات میں یہ کہنا دیدہ دانستہ حقیقت پر پردہ ڈالنا ہے۔ کہ کافروں پر کربلا کے قتل کی ذمہ واری ڈالی جاتی ہے۔ اور کافروں سے مراد ہندو لئے جاتے ہیں اور اس وجہ سے مسلمان ہندوؤں کے ساتھ لڑائی اور فساد کرتے ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ حرارت ناساز رہتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو پاؤں میں درد نقرس کے باعث سخت تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے۔

افسوس ماسٹر مولا بخش صاحب سابق ٹیچر مدرسہ احمدیہ کی لڑکی امۃ المنان صاحبہ ادیب عالم آج بعمر ۲۲ برس وفات پاگئیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

مقامی سکول کھل گئے ہیں۔ اور پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔

قریشی محمد حسن صاحب نے آج اپنے بھائیوں محمد افضل صاحب و محمد اکمل صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ کی توسیع کے لئے بنیاد رکھی

قادیان ۱۲ اپریل۔ الحمد للہ مسجد اقصیٰ کی توسیع جس کی دیر سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے شروع کر دی گئی ہے۔ یہ توسیع مسجد کی جنوبی جانب ان مکانات کو گرا کر کی گئی ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ نے اسی غرض سے خریدے تھے۔ آج دس بجے صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس نئے حصہ کی بنیاد رکھی۔ حضور سوا نو بجے ہی تشریف لے آئے۔ اور توسیع مسجد کا نقشہ ملاحظہ فرمانے کے بعد دیر تک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے گفتگو فرماتے رہے۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بھی ہمراہ تھے۔ مقامی احباب کثیر تعداد میں اس مبارک تقریب پر جمع تھے۔ دس بجے کے قریب حضور نے مغربی کونہ میں خشت بنیاد رکھی۔ بنیاد کے لئے چند چھوٹی اینٹیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک کی تھیں۔ اور مسجد اقصیٰ کی چھت کی ایک برجی سے علیحدہ کی گئیں لائی گئیں۔ بنیاد رکھنے کے وقت حضور کے ارشاد سے حافظ محمد رمضان صاحب نے باآواز بلند قرآن کریم کی وہ دعائیں بار بار دہرائیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی بنیاد رکھتے وقت اللہ تعالیٰ سے کیں۔ اس کے بعد حضور نے مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔

امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کا افسوسناک انتقال

سکندرآباد سے جناب سید بشارت احمد صاحب نے بذریعہ تار یہ افسوسناک خبر بھیجی ہے۔ کہ مولوی ابو الحمید صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے خاندان سے اور جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد سے دلی ہمدردی ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا فرمائے۔ اور مولانا مرحوم کو اپنی جوار رحمت

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۲ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	نمبر	نام
۵۱۹	غلام رسول صاحب ضلع سیالکوٹ	۵۳۵	سنوا صاحب ضلع آگرہ
۵۲۰	ایم فاطمہ صاحبہ مالابار	۵۳۶	سندرا صاحب " "
۵۲۱	بی۔ اے احمد صاحب "	۵۳۷	خوب چند صاحب " "
۵۲۲	فضل بیگم صاحبہ ضلع گجرات	۵۳۸	شنکر صاحب " "
۵۲۳	مہتاب صاحب " آگرہ	۵۳۹	منشی صاحب " "
۵۲۴	قرن سنگھ صاحب " "	۵۴۰	کشن سنگھ صاحب " "
۵۲۵	روشن صاحب " "	۵۴۱	بھوری صاحبہ " "
۵۲۶	ہری سنگھ صاحب " "	۵۴۲	بتی صاحبہ " "
۵۲۷	لائسنس صاحب " "	۵۴۳	بھوری سنگھ صاحب " "
۵۲۸	نورنگ صاحب " "	۵۴۴	بدتی صاحب " "
۵۲۹	لکھمی صاحب " "	۵۴۵	جبرا صاحب " "
۵۳۰	مرلی صاحب " "	۵۴۶	شیاما صاحب " "
۵۳۱	سوکھا صاحب " "	۵۴۷	مہاراج سنگھ صاحب " "
۵۳۲	پورن صاحب " "	۵۴۸	جگن صاحب " "
۵۳۳	کندن صاحب " "	۵۴۹	نواب صاحب " "
۵۳۴	ننھا صاحب " "	۵۵۰	رام سنگھ صاحب " "

خریداران "الفضل" سے ضروری گزارش

ایک کافی عرصہ پہلے نام بنام اعلان شائع کرنے کے بعد ان احباب کے نام "الفضل" کی قیمت وصول کرنے کے لئے وی۔پی بھیجے جا چکے ہیں۔ جنہوں نے ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع نہیں دی تھی۔ بلکہ حسب معمول خاموشی اختیار کر کے وی۔پی وصول کر لینے پر آمادگی کا اظہار کیا تھا۔ اب ان سے گزارش ہے۔ کہ براہ مہربانی تکلیف اٹھا کر بھی وی۔پی ضرور وصول فرما لیں۔ تا کہ "الفضل" کو موجودہ مشکلات میں امداد دے کر ثواب حاصل کر سکیں۔ منیجر

لاہور میں ایک تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ مزنگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ ۹ اپریل ۸ بجے شام محمد بخش بلڈنگ میں منعقد کرنیکا اعلان تھا۔ منتظم بلڈنگ سے جلسہ کرنے کی اجازت لے لی گئی تھی۔ لیکن عین وقت پر جبکہ تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ بلڈنگ کے دو تین کرایہ داروں نے جلسہ گاہ میں چارپائیاں بچھالیں اور تاش بازی شروع کر کے طرح طرح کی شرارتیں شروع کر دیں۔ جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے فساد سے کنارہ کشی کرتے ہوئے جلسہ اگلے دن پر ملتوی کرنے کا اعلان فرمایا کہ جو صاحب ہمارے جلسہ میں روک پیدا کر رہے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ میرے مکان کے سامنے وہ اپنا جلسہ منعقد کریں۔ جس کے تمام اخراجات میں برداشت کروں گا۔ اور احمدی انکی خدمت بجا لائینگے۔ اس رواداری کا اثر غیر احمدی پبلک پر بہت اچھا ہوا۔ دوسرے دن جناب چودھری صاحب کے مکان پر جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی محمد سلیم صاحب نے پیغام احمدیت کے موضوع پر نہایت مدلل تقریر کی۔ غیر احمدی اصحاب کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ خاکسار مرزا احمد صفدر

دانتوں کی صفائی کے متعلق اسلامی احکام

دُنیا کے کسی مذہب نے روحانی صفائی کے ساتھ جسمانی صفائی پر اتنا زور نہیں دیا۔ جتنا اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا ہے۔ اسلام میں روحانی پاکیزگی کے حصُول کا ظاہری صفائی کو ایک بڑا ذریعہ قرار دیا گیا ہے چنانچہ نماز جسے اسلام نے خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔ وہ ادا ہی نہیں ہو سکتی جب تک انسان پوری طرح ظاہری صفائی کی پابندی نہ کرے۔ اب قابلِ غور امر یہ ہے۔ کہ جو مذہب اپنے متبعین کو یہ سبق دیتا ہو۔ کہ وہ دن میں کم از کم پانچ دفعہ اپنے سب سے اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے پوری صفائی کا اہتمام کریں۔ وُہ یہ کب گوارا کر سکتا ہے۔ کہ انسان اور تو سب چیزوں میں صفائی کا خصوصیت سے التزام کرے۔ لیکن اپنے دانت گندے رکھے۔

اسی لئے اسلام نے نماز کے لئے وضو میں جہاں تین دفعہ کُلّی فرض کی۔ وہاں مسواک کی بھی نہایت شدت کے ساتھ تاکید کی ہے۔ اور اس کے لئے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ جو شخص مسواک کر کے نماز ادا کرے گا۔ اُسے اس ایک نماز کا ستر نمازوں جتنا ثواب ملے گا۔

علاوہ ازیں دانتوں کی صفائی اس لئے بھی ایک اہم امر ہے۔ کہ نناوے فیصدی بیماریاں دانتوں کی گندگی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

اس بارے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مشکوٰۃ المصابیح کے باب السواک سے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر بھی پیش کی جاتی ہے

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضؓ بیان فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں اپنی امت پر اس امر کو شاق نہ سمجھتا۔ تو میں اسے عشاء کی نماز دیر سے ادا کرنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

۲۔ حضرت شریح بن ہانی رضؓ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب باہر سے گھر تشریف لاتے۔ تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ انہوں نے فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

۳۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز تہجد کے لئے رات کو جاگتے۔ تو اپنا مونہہ مسواک سے اچھی طرح صاف فرماتے۔

۴۔ حضرت ام المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسواک مونہہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے حصول کا باعث ہے۔

۵۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چار باتیں رسولوں کے طریقہ میں سے ہیں۔ (۱) حیا کرنا۔ (۲) خوشبو لگانا۔ (۳) مسواک کرنا (۴)۔ اور نکاح کرنا۔ (ترمذی)

۶۔ حضرت ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دن کو یا رات کو جب سو کر اُٹھتے۔ تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے۔

۷۔ حضرت ابن عمر رضؓ راوی ہیں۔ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے تئیں خواب میں مسواک کرتے دیکھا۔ اُسی اثنا میں میرے پاس دو آدمی آئے۔ جن میں سے ایک چھوٹا تھا۔ میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دینے کا ارادہ کیا۔ لیکن مجھے کہا گیا۔ کہ بڑے کو دو۔ تو میں نے ان میں سے بڑے کو مسواک دے دی۔

۸۔ حضرت ابو امامہ رضؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبرائیل علیہ السلام جب میرے پاس آتے۔ مجھے مسواک کرنے کا حکم فرماتے۔ اور اب میں اس کثرت سے مسواک کرتا ہوں۔ کہ مجھے خوف ہے کہیں میرے مسوڑے نہ زخمی ہو جائیں۔ (بخاری)

۹۔ حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تم سے مسواک کے بارے میں بہت کچھ بیان کیا ہے۔

۱۰۔ حضرت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مسواک کے متعلق تاکیدی ارشاد سُننے کے بعد حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ جب مسجد میں تشریف لاتے۔ تو مسواک قلم کی طرح ان کے کان پر رکھی ہُوتی اور نماز سے پہلے مسواک کر کے پھر قلم کی طرح کان پر رکھ لیتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات گرامی جو حضور نے دانتوں کی صفائی اور دیگر صفائیوں کے متعلق تحریر فرمائے ہیں۔ پیش کرتا ہوں۔ حضور علیہ السلام اپنی تصنیف ایام الصلح میں تحریر فرماتے ہیں:-

"شریعتِ اسلام نے جو نہایت درجے پر ان صفائیوں کا تقید کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ یعنی ہر ایک پلیدی سے جُدا رہ۔ یہ احکام اسی لئے ہیں۔ کہ تا انسان حفظانِ صحت کے اسباب کی رعائت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچائے۔ عیسائیوں کا یا اعتراض ہے کہ یہ کیسے احکام ہیں۔ جو ہمیں سمجھ نہیں آتے۔ کہ قرآن کہتا ہے۔ کہ تم غسل کر کے اپنے بدنوں کو پاک رکھو۔ اور مسواک کرو۔ اور خلال کرو۔ اور ہر ایک جسمانی پلیدی سے اپنے تئیں اور اپنے گھر کو بچاؤ۔ اور بدبوؤں سے دُور رہو۔ اور مردار اور گندی چیزوں کو مت کھاؤ۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ قرآن نے اس زمانہ میں عرب کے لوگوں کو ایسا ہی پایا تھا۔ اور وُہ لوگ نہ صرف رُوحانی پہلو کے رُو سے خطرناک حالت میں تھے۔ بلکہ جسمانی پہلوؤں کے رُو سے بھی ان کی صحت نہایت خطرہ میں تھی۔ سو یہ خدا تعالےٰ کا ان پر اور تمام دُنیا پر احسان تھا۔ کہ حفظانِ صحت کے قواعد مقرر فرمائے۔ یہاں تک کہ یہ بھی فرمایا کہ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا۔ یعنی بے شک کھاؤ۔ پیو۔ مگر کھانے پینے میں بے جا طور پر کوئی زیادت کیفیت یا کمیت کی مت کرو۔ افسوس کہ پادری اس بات کو نہیں جانتے کہ جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے۔ وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر روحانی پاکیزگی سے بے نصیب رہ جاتا ہے۔ مثلاً چند روز دانتوں کا خلال کرنا چھوڑ دو۔ جو ایک ادنےٰ صفائی کے درجہ پر ہے۔ تو وہ فضلات جو دانتوں میں پھنسے رہیں گے۔ اُن میں سے مُردار کی بُو آئے گی آخر دانت خراب ہو جائیں گے۔ اور اُن کا زہریلا اثر معدہ پر گر کر معدہ بھی فاسد ہو جائے گا۔ خود غور کر کے دیکھو۔ کہ جب دانتوں کے اندر کسی بوٹی کا رگ و ریشہ یا کوئی جُز پھنسا رہ جاتا ہے۔ اور اسی وقت خلال کے ساتھ نکالا نہیں جاتا۔ تو ایک رات بھی اگر رہ جائے

تو سخت بدبو اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایسی بدبو آتی ہے جیسا کہ چوہا مرا ہوُا ہوتا ہے۔ پس یہ کیسی نادانی ہے۔ کہ ظاہری اور جسمانی پاکیزگی پر اعتراض کیا جائے۔ اور یہ تعلیم دی جائے۔ کہ تم جسمانی پاکیزگی کی کچھ پرواہ نہ رکھو۔ نہ خلال کرو۔ اور نہ مسواک کرو۔ اور نہ کبھی غسل کر کے بدن پر سے میل اتارو۔ اور نہ پاخانہ پھر کر طہارت کرو۔ اور تمہارے لئے صرف روحانی پاکیزگی کافی ہے ہمارے ہی تجارب ہمیں بتلا رہے ہیں۔ کہ ہمیں جیسا کہ روحانی پاکیزگی کی روحانی صحت کے لئے ضرورت ہے۔ ایسا ہی ہمیں جسمانی صحت کے لئے جسمانی پاکیزگی کی ضرورت ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے۔ کیونکہ جب ہم جسمانی پاکیزگی کو چھوڑ کر اس کے بد نتایج یعنی خطرناک بیماریوں کو بھگتنے لگتے ہیں۔ تو جس وقت ہمارے دینی فرائض میں بھی بہت حرج ہو جاتا ہے اور ہم بیمار ہو کر ایسے نکمے ہو جاتے ہیں۔ کہ کوئی خدمت دینی بجا نہیں لا سکتے۔ اور یا چند روز دکھ اٹھا کر دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔ بلکہ بجائے اس کے کہ بنی نوع کی خدمت کر سکیں اپنی جسمانی ناپاکیوں اور ترکِ قواعد حفظانِ صحت سے اوروں کے لئے وبالِ جان ہو جاتے ہیں۔ اور آخر ان ناپاکیوں کا ذخیرہ جس کو ہم اپنے ہاتھ سے اکٹھا کرتے ہیں وبا کی صورت میں مشتعل ہو کر تمام ملک کو کھاتا ہے۔ اور اس تمام معصیت کا موجب ہم ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم ظاہری پاکی کے اصولوں کی رعائت نہیں رکھتے پس دیکھو کہ قرآنی اصولوں کو چھوڑ کر اور فرقانی وصایا کو ترک کر کے کیا کچھ بلائیں انسانوں پر وارد ہوتی ہیں۔ اور ایسے بے احتیاط لوگ جو نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتے اور عفونتوں کو اپنے گھروں اور کوچوں اور کپڑوں اور مونہہ سے دُور نہیں کرتے۔ ان کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے نوع انسان کے لئے کیسے خطرناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں"۔ . . .

(ایام الصلح صفحہ ۹۵ تا صفحہ ۹۷)

اسی طرح فرماتے ہیں :۔

"اس نے (خدا تعالےٰ) اپنی پاک کلام میں انسانوں کو دونوں قسم کی پاکیزگی کی طرف ترغیب دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ یعنی خدا توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور ان کو بھی دوست رکھتا ہے۔ جو جسمانی طہارت کے پابند رہتے ہیں۔ سو توابین کے لفظ سے خدا تعالےٰ نے باطنی طہارت اور پاکیزگی کی ترغیب دی او اس آئت سے یہ مطلب نہیں۔ کہ صرف ایسے شخص کو خدا تعالےٰ دوست رکھتا ہے۔ کہ جو محض ظاہری پاکیزگی کا پابند ہو۔ بلکہ توابین کے لفظ کو ساتھ ملا کر بیان فرمایا۔ تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ خدا تعالےٰ کی اپنے بندوں کے لئے اکمل اور اتم محبت جس سے قیامت میں نجات ہوگی۔ اسی سے وابستہ ہے۔ کہ انسان علاوہ ظاہری پاکیزگی کے خدا تعالےٰ کی طرف سچا رجوع کرے۔ لیکن محض ظاہری پاکیزگی کی رعائت رکھنے والا دنیا میں اس رعائت کا فائدہ صرف اس قدر اٹھا سکتا ہے۔ کہ بہت سے جسمانی امراض سے محفوظ رہے۔ . . .

. . . غرض بموجب وعدہ الٰہی کے محبت کے لفظ میں سے ایک خفیف اور ادنےٰ سے حصہ کا وارث وہ دشمن بھی اپنی دنیا کی زندگی میں ہو جاتا ہے۔ جو ظاہری پاکیزگی کے لئے کوشش کرتا ہو۔ جیسا کہ تجربہ کی رو سے یہ مشاہدہ بھی ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں۔ اور اپنی بدررّوں کو گندہ نہیں ہونے دیتے اور اپنے کپڑوں کو دھوتے رہتے ہیں۔ اور خلال کرتے اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں۔ اور بدبو اور عفونت سے پرہیز کرتے ہیں۔ وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں۔ پس گویا وہ اس طرح پر یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ کے وعدہ سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ طہارتِ ظاہری کی پرواہ نہیں رکھتے۔ آخر کبھی نہ کبھی وہ پیچ میں پھنس جاتے ہیں۔ اور خطرناک بیماریاں اُن کو آپکڑتی ہیں"۔

(ایام الصلح صفحہ ۹۹ تا صفحہ ۱۰۱)

امید کہ احباب ان احکام پر عمل پیرا ہونے میں کوشاں ہوں گے

خاکسار مبارک احمد خان ایمن آبادی

مناظرہ دہلی کے متعلق ایک معزز غیر احمدی کا مکتوب

۱۲ اپریل کو دہلی میں آریہ سماج سے ضرورت قرآن مجید پر مناظرہ ہوُا۔ اس میں شریک ہونے والے ایک معزز غیر احمدی مناظر کا مکتوب بذریعہ ڈاک موصول ہوُا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔

"جناب کا مناظرہ آریہ سماج سے بمقام دہلی جلسہ میں ہوُا تھا۔ جس میں بندہ بھی شامل تھا۔ یعنی جلسہ گاہ میں بغرض سماع مناظرہ حاضر ہوُا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ جناب نے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے اعداء اسلام کو مرعوب کیا۔ اور دنیا پر یہ روشن اور واضح کر دیا۔ کہ قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب مِنَ اللّٰہ منزل ہے۔ کہ جو ہر ضرورت انسانی کی مکتفی اور ضامن ہے۔ میں جناب کو اس کامیابی پر تہ دل سے ہدیۂ مبارکباد پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ افسوس کہ میں حاضر خدمت دہلی میں نہ ہو سکا۔ اگر زندگی نے وفا کیا۔ تو ممکن ہے جناب کی زیارت اور خیالات سے میں مستفیض ہو سکوں۔ فی الحال اتنا عرض کرنا ضروری ہے کہ میں فی الحال آپ کے خیالات کا جو نسبت مرزا صاحب ہیں مخالف ہوں جس کے متعلق تبادلۂ خیالات کا متمنی اور متقاضی ہوں۔ علاوہ ازیں جو ضرورت قرآن کریم پر آپ نے دلائل قائم کئے تھے، کیا وہ آپ مجھے ارسال فرما کر ممنون فرمائیں گے؟ میں اپنے معزز دوست کا شکریہ ادا کرتے ہوئے صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن مجید کے کامل محفوظ۔ اور ہر ضرورت پیش آمدہ کے لئے مکتفی ہونے پر جو براہین ساطعہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائے ہیں۔ وہ قطعی طور پر ناقابلِ تردید ہیں۔ میرے ذکر کردہ چوبیس دلائل حضور کے بیانات کا ہی ایک حصہ ہیں۔ انشاء اللہ تبادلۂ خیالات سے بہت سے حقائق آپ پر منکشف ہو سکیں گے ؎

خاکسار ابو العطاء جالندھری قادیان

خریداران کو نہایت ضروری اطلاع

پہلے بھی کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور اب پھر عرض ہے کہ وہ احباب جو کسی ایجنسی کے ذریعہ خریدار بنے ہیں۔ رقم کسی ایجنٹ کو قطعاً ادا نہ کریں بلکہ تمام رقوم براہ راست دفتر میں آنی چاہئیں۔ اور صرف مینیجر الفضل کے پتہ پر بھیجی جانی چاہئیں۔ خریداری خواہ کسی ذریعہ سے ہو۔ قیمت مینیجر کے نام براہ راست آنی لازمی ہے ؎

مینیجر

حاجی محمد خان صاحب مرحوم

حاجی محمد خاں صاحب مرحوم ساکن بستی دریام کملانہ کی وفات کی خبر مجھے ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء کو ملی۔ خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی وفات ۳۰ مارچ ۱۹۳۸ء کو ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پس ماندگاں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی اولاد اور لواحقین کو اس حق مبین پر استقامت عنایت فرمائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل ہوا۔ اور ہمارے مرحوم بھائی کو ایسے حالات میں شناخت کی توفیق عطا فرمائی۔ جو بالکل غیر معمولی اور مرحوم کی صفائی قلب اور دوربین نظر پر دلالت کرتی ہے۔

حاجی محمد خاں صاحب مرحوم سیال قوم کے قبیلہ کملانہ کے فرد تھے۔ آپ کے والد سجاول خاں صاحب رؤسا ضلع جھنگ میں شمار ہوتے تھے۔ اور نہایت مخیر تھے۔ اسی نیکی کی وجہ سے آپ کی ساری اولاد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت نصیب ہوئی۔

حاجی محمد خاں صاحب کو میں نے ابتداء دسمبر ۱۹۰۰ء میں قادیان دیکھا غالباً بقر عید کا موقع تھا۔ اس کے بعد جب کبھی آپ قادیان میں آئے۔ اس عاجز سے ضرور ملاقات کیا کرتے تھے۔ اور اکثر میرے مکان پر ہی ٹھہرتے تھے۔ ان کو اسبات کا شوق تھا۔ کہ میں بستی دریام کملانہ ان کے ساتھ چلوں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ میں ان کی اس خواہش کو پورا نہ کر سکا۔

آپ عنفوان جوانی میں اپنا وطن چھوڑ کر عرب چلے گئے تھے۔ اور وہاں حرمین میں کئی سال قیام رہا اور اپنی مشکلات کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے دست بدعا رہے انہی ایام میں ان کو ایک واضح رویا میں بتلایا گیا۔ کہ ہندوستان میں مہدی علیہ السلام پیدا ہو چکے ہیں۔ اس پر ہمارے مرحوم بھائی عرب سے ہندوستان کو واپس آ گئے۔ اور بمبئی میں ہی احمدیت کے متعلق بعض کتب اور اشتہارات ان کو دستیاب ہوئے۔ ان کو پڑھتے ہی آپ ایمان لے آئے۔ اور ۱۹۰۰ء کے دسمبر میں آ کر بیعت میں داخل ہو گئے۔ آپ کے بیعت کرنے کے بعد ان کی اکثر برادری نے بیعت کر لی جس سے آپ کے حسن سلوک اعلےٰ روحانیت اور قوم پر اثر کا ثبوت ملتا ہے۔ اور جھنگ کے علاقہ میں بستی دریام کملانہ احمدیوں کی بستی سمجھی جاتی ہے۔

حاجی صاحب مرحوم فارسی کے عالم تھے۔ اور اس زبان میں بلا تکلف تحریر و تقریر کر سکتے تھے۔ قرآن شریف کے ساتھ محبت تھی۔ اور اس کتاب پاک کی گہرائیوں پر غور کرتے رہتے تھے اور جب کبھی قادیان تشریف لاتے تو مجھ سے تبادلۂ خیالات کرتے رہتے آپ اپنے علاقہ میں امانت دیانت اور حق گوئی میں مشہور تھے۔ ہمارے مرحوم بھائی کی دو یا تین لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔ جس کا نام اللہ داد خاں ہے۔ غالباً ۲۰ یا ۲۲ سال کی عمر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شیخ محمد سیال۔ قادیان

ایک علاقہ میں "الفضل" کی ضرورت

ریاست میسور ضلع کڈور سے ایک غیر احمدی صاحب کہتے ہیں اس علاقہ میں احمدیت کا کوئی چرچا نہیں مجھے حضرت مرزا صاحب کے حالات ایک صاحب نے سنائے جس سے میرے قلب پر بہت اثر ہوا۔ کچھ اور لوگ بھی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اگر کچھ عرصہ کے لئے کوئی صاحب

اسلام پر دشمنوں کے حملے اور انجمن ترقی اسلام

اسلام کو جس معاند سے ہندوستان میں مقابلہ ہے۔ وہ ہوشیار منظم متمول اور مغربی طریق پراپاگنڈا اور تبلیغ و سیاست سے واقف ہے۔ اس کا یقین ہے۔ کہ سیاست ملکی میں وہ کامیاب ہو چکا ہے۔ اب اس کی تکمیل کے دوسرے پہلو زور سے جاری ہیں۔ چنانچہ ذیل کی تازہ خبریں بتاتی ہیں۔ کہ ہوا کا رُخ کدھر ہے۔ اور اسلام کی کشتی کو ہندوستان میں محفوظ و مصئون کر کے کنار سلامتی پر پہنچانے کے لئے کیا کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۔ مارچ کے آخری ہفتہ میں شائع ہونے والے آریہ سماجی اخبارات آریہ مسافر۔ آریہ گزٹ۔ پرکاش۔ آریہ ویر میں شائع ہوا ہے:۔

"۴۰۵ غیر ہندوؤں کی شدھی۔ دیانند سالویشن مشن کی سرگرمیاں"

"دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کے انتھک کاریہ کرتاؤں کی کوششوں سے ماہ جنوری اور فروری میں ۴۰۵ غیر ہندو ہندو دھرم میں شامل ہوئے اور دس عورتوں کو غنڈوں کی دست برد سے بچا کر رسیکیو ہوم میں پناہ دی گئی"۔

سالویشن کے معنی مکتی۔ غنڈہ کی اصطلاح مسلمان اور رسیکیو ہوم دار الحفاظت یعنی آریہ سماج ادارہ تبلیغ و تحفظ ہے۔

۲۔ پرکاش ۳ اپریل ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا ہے۔ کہ

"کمرشادل امرت سر کی دلت سبھا نے سانبہ ریاست جموں میں ۵ کس سید خاندان کو شدھ کر کے (مرتد بنا کر) آریہ دھرم میں داخل کیا"۔

۳۔ ۷ اپریل کے پرتاپ میں رپورٹ ہے کہ

"بھارتی ہندو (ا) شدھی سبھا نے ۱۵۰ ملکانوں کو ضلع ایٹہ میں مرتد بنایا

۴۔ پرکاش ۳ اپریل ۱۹۳۸ء میں اعلان ہے کہ آل انڈیا بھارت ہندو شدھی سبھا نے" ماہ مارچ کے پرتھم سپتاہ (پہلے ہفتہ) میں ۵۲۹ شدھیاں (ارتداد) ضلع مظفر نگر و بلند شہر میں کی گئیں۔

مذکورہ بالا حوالجات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کی مختلف انجمنیں مختلف حصص ملک میں اپنے تبلیغی سیاسی پروگرام کو تندہی سے پورا کر رہی ہیں۔ سکھوں کی منظم تبلیغی کوششیں اور عیسائیوں کے مختلف مشنز کی مساعی ان کے علاوہ ہیں۔ اس کے مقابل مسلمان کیا کرتے یا کر سکتے ہیں؟ ایسے سوال ہیں جن کا جواب نظارت تبلیغ کی انجمن ترقی اسلام کا وجود اور خاموش مساعی ہیں۔

ضرورت ہے کہ دوست سکرٹریان ترقی اسلام مقرر کر کے غیر احمدی دوستوں کو مالی و جانی تعاون پر آمادہ کریں۔ اختلاف عقائد رکھ کر بھی اس کام میں قادیان کی تنظیم کے ماتحت اس روحانی جدوجہد میں حصہ لینے اور اپنی مدد آپ کر کے ثواب حاصل کرنے پر آمادہ کریں۔ ترسیل زر محاسب صاحب کے نام اور خط و کتابت کا پتہ ہو۔

سیکرٹری ترقی اسلام نظارت دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کے لئے دعا

لیگوس (مغربی افریقہ) کی جماعت کے احباب کو مخالفین کے ساتھ ایک مقدمہ درپیش ہے۔ ان کی کامیابی اور اس ملک میں سلسلہ عالیہ کی ترقی کیواسطے خاص توجہ سے دعا فرمائی جائے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان پنجاب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر جماعت احمدیہ کی طرف سے لبیک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیام پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین جماعت لبیک کہہ رہے ہیں۔ ذیل میں مختلف جماعتوں اور افراد کے خطوط کا خلاصہ جو حضور کی خدمت میں یا دفتر میں موصول ہوئے۔ درج کیا جاتا ہے۔ جن جماعتوں یا افراد نے تاحال اس طرف توجہ نہیں کی۔ وہ حضور کے ارشاد پر جلد توجہ فرمائیں۔

(۱) لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ:۔ اس لجنہ نے چندہ تحریک جدید سال چہارم کا وعدہ ۶۹۹ روپیہ کا کیا ہے۔ جو تیسرے سال کے چندہ کے قریباً برابر ہے۔ اور یہ لجنہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیان کی لجنہ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پڑھ کر ذیل کی بہنوں نے حضور کے ارشاد پر فوری لبیک کہہ کر ۲۶۴ روپے جمع کر دیئے۔ اور باقی بہنوں نے اپنا وعدہ جلد سے جلد پورا کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔

نام	رقم
سیدہ فضیلت بی بی صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ	۳۰/-
سکینہ بیگم صاحبہ ام محمود صاحب	۱۰/-
زینب بی بی صاحبہ اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب مرحوم	۱۰/-
اہلیہ صاحبہ بابو محمد شفیع صاحب	۲۰/-
استانی نذر بیگم صاحبہ	۲۴/-
سیدہ عصمت بی بی صاحبہ	۲۰/-
استانی محمودہ بیگم صاحبہ	۷۰/-
عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مہر غلام حسین صاحب	۱۵/-
مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مہر غلام حسین صاحب	۵/-
سیدہ نذیر بیگم صاحبہ	۲۰/-
امۃ السلام صاحبہ	۵/-
قمر النساء صاحبہ	۵/-
سیدہ تنویر الاسلام صاحبہ	۵/-
سیدہ رفعت صاحبہ	۱۰/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب	۵/-

(۲) چوہدری محمد عبد اللہ صاحب بی اے بی ٹی لاہور لکھتے ہیں۔ چندہ تحریک جدید کے متعلق حضور کا اعلان پڑھ کر مجھے سخت ندامت محسوس ہوئی کہ باوجود روپیہ موجود ہونے کے پہلے پیش نہ کر سکا۔ خیال یہ تھا کہ قادیان جا کر پیش کروں گا۔ اب حضور کا ارشاد پڑھ کر مزید تاخیر دل برداشت نہیں کرتا۔ ۱۲۰/- روپیہ جو تیسرے سال سے زیادہ ہیں۔ پیش حضور کرتا ہوں۔

(۳) مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز کارکن دفتر پرائیویٹ سکرٹری۔ حضور کا پیام سب سے پہلے خاکسار نے پڑھا۔ پڑھتے ہی اپنے وعدہ کی رقم ۵/- روپے پیش حضور ہے۔

(۴) حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان کا وعدہ ۲۵۰ روپے تھا جو تیسرے سال سے بھی زیادہ ہے۔ اور ساری رقم قسط وار ادا ہونی تھا۔ مگر آپ نے یہ فرماتے ہوئے کہ زندگی کا اعتبار نہیں ساری رقم یکمشت داخل فرما دی ہے۔

(۵) چک نمبر ۵۶۵ لائل پور کے سکرٹری مال تحریک جدید لکھتے ہیں حضور کے پیام نے بفضل خدا جماعت کے قلوب پر خاص اثر کیا۔ چنانچہ ان احباب نے جن کے ذمہ کچھ بقائے تھے سب ادا کر دیئے۔ اور سال حال کے لئے تمام نے متفقہ طور پر کہا۔ کہ ہم حضور کے ارشاد پر لبیک کہیں گے۔ اور ہر قسم کی قربانیاں کریں گے۔ سال حال کا چندہ عنقریب پیش ہو گا۔

(۶) ملک امام الدین و عبد الحفیظ صاحبان سمبڑیال وی حال بھڑ ورچ۔ ہمارا وعدہ ماہ جولائی میں ادا کرنے کا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے حضور کا پیام پڑھ کر فوری ادا کرنے کی توفیق بخشی۔ چنانچہ ۸۵/- کی رقم ارسال بحضور ہے۔

(۷) ڈاکٹر رحیم بخش صاحب میڈیکل افسر ضلع جھنگ نے وعدہ کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ میری پنشن کا سوال جولائی میں پیش ہونے والا ہے۔ اگر توسیع مل گئی۔ تو ۱۱۵/- پیش کروں گا۔ ورنہ صرف ۱۵/- لیکن جب آپ نے حضور کا پیام پڑھا۔ تو توسیع ملازمت کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے ۱۱۵/- کی رقم یکمشت ادا کر دی۔

(۸) سید صادق علی صاحب ٹینک پور آپ نے باوجود ملازمت سے ریٹائر ہو جانے کے تیسرے سال سے زیادہ ۱۳۵/- کا وعدہ کیا۔ اور حضور کا پیام پڑھتے ہی یکمشت ساری رقم ارسال کر دی۔

(۹) جماعت بھوپال:۔ اس جماعت کا وعدہ ۷۰/- کا ہے۔ جس میں سے حاجی بقاء اللہ صاحب نے ۴۰/-۔ بابو رحمت اللہ صاحب نے ۱۰/- اور عزیز احمد صاحب نے ۵/- فوری ادا کر دیا۔

(۱۰) محلہ دار الفضل قادیان کے احباب کا وعدہ سال چہارم ۸۱۶/- کا ہے اس میں سے ۴۰۰/- جو قریباً ۵۰/- فیصدی ہے۔ حضور کا پیام پڑھ کر احباب نے پورا کر دیا۔ چنانچہ بابو سراج الدین صاحب نے ۲۷۰/- کا اور چوہدری حاکم الدین صاحب نے ۳۵/- اپنی طرف سے اور ۱۵/- نادار احمدیوں کی طرف سے وعدہ کیا۔ اور قسط وار ادا کرنا تھا۔ نیز چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب کا ٹھ گڑھی کا وعدہ ۲۰/- دوران سال کا تھا۔ چوہدری عطاء اللہ خان صاحب دوکاندار نے ۵/- کا وعدہ باوجود اپنی خانگی ضروریات کے ادا کر دیا ہے۔ محلہ کے دوسرے احباب کو بھی وعدوں کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

(۱۱) بابو عبد الرحمٰن صاحب فیروز پور لکھتے ہیں گو میرا ارادہ مئی سے قسط وار ادا کرنے کا تھا۔ مگر حضور کا ارشاد مبارک پڑھ لینے کے بعد دل نے یہی فیصلہ کیا کہ گھر کے اخراجات میں تنگی کر کے وعدہ سال چہارم ابھی پورا کر دو چنانچہ تنخواہ ملنے پر سب سے پہلے اپنے وعدہ کی رقم ادا کی ہے۔

(۱۲) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری مال تحریک جدید یادگیر لکھتے ہیں۔ حضور کا فرمان مبارک آج میں نے نہ صرف مسجد میں احباب کو پڑھ کر سنایا۔ بلکہ ہر احمدی کے گھر پر جا کر عورتوں اور بچوں کو بھی پڑھ کر سنایا۔ حضور کے پیام نے جماعت کے قلوب میں حضور کی دعاؤں کے طفیل ایک ایمانی تازگی پیدا کی۔ باوجودیکہ یہ سال ہماری ریاست میں قحط کا سال ہے پھر بھی اسی وقت تیس روپے وصول ہوئے جو ارسال بحضور ہیں۔ دوسرے احباب نے کہا۔ کہ ہم اس ماہ میں اپنے ذاتی اخراجات میں تنگی کرتے ہوئے بھی ادا کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

(۱۳) جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن نے حضور کا پیام پڑھ کر تین سو روپیہ بذریعہ تار بھیج کر ایک ہزار کا وعدہ سال چہارم پورا کر دیا۔

(۱۴) خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی پنشنر پریذیڈنٹ مسجد فضل نے اپنا چندہ ۲۳۰/- اور اپنے گھر والوں کا ۱۵/- یکمشت حضور کے پیش کر دیا ہے۔

(۱۵) منشی عبد الحمید خان صاحب کوئٹہ لکھتے ہیں۔ میں نے اپنا اور اپنی اہلیہ مرحومہ و موجودہ کا وعدہ ۱۴۱/- کا اس وقت کیا تھا۔ جب کہ میں بیکار تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے روزگار کا سامان کر دیا ہے۔ ۱۴۱/- روپے کی رقم ارسال بحضور ہے۔

(۱۶) ہردو اہلیہ میر مرید احمد خان صاحب سکھر نے حضور کا پیام پڑھ کر تیس روپیہ کی رقم ارسال کی ہے۔

(۱۷) ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب کراچی نے چوتھے سال کے لئے تیسرے سال سے زیادہ ۳۴۰/- کا وعدہ کیا۔ جس کو انہوں نے پورا کر دیا ہے۔ (۱۸) جماعت جھنگ کا وعدہ ۵۸۰/- ہے۔ اس میں سے بابو عبد الرحیم صاحب نے ۱۲۳۰/- اور چوہدری عنایت اللہ خانصاحب نے ۲۴۰/- کی رقم ادا کر دی ہے۔

(۱۹) جماعت بسرائے متصل قادیان کے ڈاکٹر [illegible]

دار الامان میں سکنی زمین خریدنے کے خواہشمند احباب کیلئے مژدہ

نظام سلسلہ کی تازہ ہدایات کے ماتحت تیار شدہ نقشہ پر مشتمل نیا رقبہ اراضی زیر فروخت ہے

دار الامان میں نئی آبادی یعنی محلہ دار السعت میں تین گھماؤں کا ایک رقبہ اراضی بعد قطعہ بندی بطور سکنی اراضی زیر فروخت ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نئی آبادی میں راستہ جات کی فراخی کے متعلق جو ہدایات جاری فرمائی ہیں۔ نظارت امور عامہ کی زیر نگرانی قطعہ بندی میں انہیں ملحوظ رکھا گیا ہے۔ یہ پہلا نقشہ ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تازہ ہدایات کے ماتحت تیار ہوا ہے۔ اس رقبہ کے ملحق شرقی جانب آٹھ گھماؤں سے زائد رقبہ آبادی کے لئے فروخت ہو چکا ہے جس میں ایک بڑی پھیلاؤ میں آبادی ہو چکی ہے۔ سٹیشن اور تعلیم الاسلام ہائی سکول سے پانچ منٹ کے پیدل راستہ پر ہے۔ غرض بلحاظ منظر و آب و ہوا پر کیف موقع پر واقع ہے۔

ذیل میں مذکورہ بالا رقبہ زیر فروخت کا نقشہ مع کوائف ضروریہ خواہشمند احباب کی آگاہی کیلئے دیا جاتا ہے

"A" کلاس کے قطعات کا نرخ جنہیں طول و عرض میں دو راستے بیس بیس فٹ کے لگتے ہیں۔ ۱۴ روپے فی مرلہ ہے۔ اور "B" کلاس کے قطعات کا نرخ جنہیں بیس فٹ کا ایک راستہ طول کی حد پر لگتا ہے ۱۲ روپیہ فی مرلہ ہے۔ یہ نرخ رعائتی ہے۔ ورنہ اس محلہ میں احباب پرائیویٹ طور پر پندرہ سولہ روپے فی مرلہ کے نرخ پر فروخت کرتے ہیں۔ خواہشمند احباب خود یا بذریعہ نمائندہ پریذیڈنٹ صاحب محلہ دار السعت خواجہ معین الدین صاحب کیساتھ اس بارہ میں ضروری گفتگو یا خط و کتابت فرماویں۔

مخصوص قطعہ کے اگر ایک سے زیادہ خواہشمند ہوں۔ تو مقدم حق اس دوست کا ہوگا۔ جو پہلے قیمت ادا کرے۔ قیمت کی ادائیگی بذریعہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ یعنی رقم میری امانت میں مذکورہ دفتر میں جمع ہو۔ سرکاری کاغذات میں داخل خارج کروا دینے کے علاوہ خریدار اپنے اطمینان کیلئے اگر کوئی مزید ذریعہ اختیار کرنا چاہیں۔ تو اس کی تکمیل کے اخراجات بذمہ مشتریاں ہونگے۔

پہلے نقشہ میں جو الفضل ۲۷ میں شائع ہوا ہے۔ نظارت امور عامہ کی ہدایات کے ماتحت ترمیم کیگئی ہے۔

خاکسار مرزا رشید احمد ابن خان بہادر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم قادیان
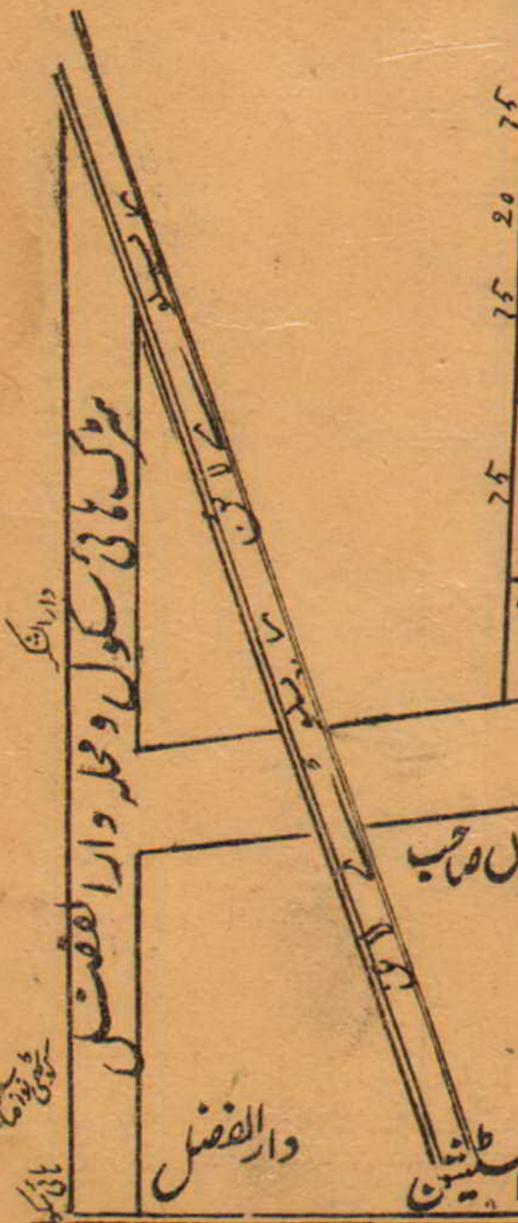
اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو۔ لحمی یا شحمی کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے بیضے حد اعتدال پر آ کر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپے (سے)

اکسیر ذیابیطس

وہ لوگ جن کو دم بدم پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر آتی ہے۔ جس کی وجہ سے خواہ کیسی ہی عمدہ غذائیں کھائیں سوائے کمزوری کے کوئی چارہ نہیں۔ ان کو کمزور کرنے کے واسطے یہ مرض ایک قوی پہلوان ہے۔ ذیابیطس کتنا ہی پرانا ہو۔ اس دوا سے ہمیشہ کے لئے دور ہو کر نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ جلد علاج کیجئے۔ اکسیر ذیابیطس سے ہزاروں مریض صحتیاب ہو چکے ہیں قیمت تین روپے۔ نوٹ:۔ فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

حکیم ثابت علی (عالم مثنوی مولانا روم) محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

ہر ایک احمدی دوست کا فرض ہے

کہ بطور ہمدردی تمام ہندو مسلمان اور سکھ صاحبان تک ہمارا یہ پیغام پہنچا دے کہ اگر آپ خود یا آپ کا کوئی دوست یا کوئی رشتہ دار کسی قسم کی بیماری میں مبتلا ہے تو ہمارے بزرگ محترم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ علامہ مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی مجرب ادویات استعمال کریں۔ جن کو ہم نے ان کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت تیار کیا ہے۔ نیز ہر قسم کے امراض میں آپ لوگ ہم سے مشورہ طلب کر سکتے ہیں۔ بحمد اللہ یہ دواخانہ رحمانی ۱۹۱۰ء سے حضرت علامہ ممدوح کی اجازت و مشورہ سے قائم شدہ ہے۔ اور ان دنوں بہ سرپرستی و نگرانی حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نہایت خوبی کام کر رہا ہے۔ اور اس کی تیار کردہ ادویہ سو فیصدی فائدہ بخشتی ہیں۔ ۱ ٹکٹ بھیج کر فہرست مفت طلب کریں۔ نیز جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خرید کرنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ دی جائیگی۔

پتہ:۔ **عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان**

ملاوٹی گھی کھانا اخلاقاً جرم ہے

جبکہ مغربی سائنسدانوں کا حیرت انگیز گھی کی شناخت کرنے کا آلہ ایجاد ہو چکا ہے ہر ایک بشر بغیر کسی محنت کے ملاوٹی اور اصلی گھی کی شناخت کر سکتا ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ شرائط ایجنسی ۲ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

واحد تقسیم کنندگان:۔ **چاولہ ٹریڈنگ ایجنسی ۱ دینا نگر (پنجاب)**

قادیان دارالامان میں تعمیر مکان کی سہولت

اکثر احباب سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی پاک وسع مکانک کے مطابق قادیان کی مقدس بستی تخت گاہ رسول میں اپنے قیام گاہ جس کی ایک ایک اینٹ نشان الٰہی کی طرف توجہ دلا رہی ہوتی ہے تعمیر کرنے کی آرزو رکھتے ہیں۔ لیکن بباعث ملازمت یا تجارت وہ علیحدہ وقت نہیں نکال سکتے۔ اس وقت کو رفع کرنے کے لئے خاکسار اپنی عاجزانہ خدمات پیش کرتا ہے۔ مفوضہ فرض انشاء اللہ یقیناً دیانت امانت محنت اور خیر خواہی سے بجا لائے گا۔

سرمہ مقوی بصارت

مثل مشہور ہے آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔ جو لوگ اس نعمت سے محروم ہیں وہ ان کی قیمت کو خوب سمجھتے ہیں۔ بس اس نعمت کو قائم رکھنے کے لئے آپ مزدور عاجز کا تیار کردہ سرمہ استعمال فرمادیں۔ جو ضعف بصارت۔ سرخی۔ خارش۔ دھند جلن۔ آنکھوں سے پانی بہنے کے لئے مفید ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق بمع چند اور ادویات ڈال کر تیار کیا گیا ہے۔ قیمت ارزاں صرف ایک روپیہ فی تولہ۔

محمد ایوب محلہ دارالرحمت قادیان

کلرک اور درزیوں کی ضرورت ہے

مشرقی افریقہ میں ایک احمدیہ فرم کے لئے ایک عمدہ کلرک کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں اچھی طرح سے گفتگو کر سکتا ہو اسی طرح اس فرم کے لئے چند ایسے درزیوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے کام میں ماہر ہوں۔ اور انگریزی فرموں وغیرہ میں کام کر چکے ہوں خواہشمند اپنی درخواستیں جلد از جلد مع تصدیق مقامی امیر یا پریذیڈنٹ میرے پاس بھیج دیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

جرمنی پستول

ہر شخص بلا لائسنس رکھ سکتا ہے

مانند اصلی — حفاظت جان و مال کیلئے اعلیٰ چیز

یہ پستول شکل و صورت اور آواز میں بالکل اصلی پستول کی مانند ہے۔ کوٹ کی جیب میں باآسانی رکھا جا سکتا ہے۔ چور۔ ڈاکو۔ جنگلی جانور مثلاً شیر چیتا وغیرہ اس کی آواز سنکر ہی بھاگ جاتے ہیں۔ اس کے میگزین میں دس کارتوس بھرے جا سکتے ہیں۔ جو کہ چلائے جا سکتے ہیں۔ یعنی یہ آٹومیٹک پستول ہے۔ اس کے رکھنے کے لئے کسی قسم کے لائسنس کی ضرورت نہیں۔ قیمت فی پستول بمعہ کارتوس صرف دو روپیہ پندرہ آنہ ۱۵/-/۲ علاوہ محصولڈاک فالتو ۱۰۵ کارتوس کے لئے صرف ایک روپیہ (عہ) پستول کی پیٹی و خول قیمت صرف پندرہ آنہ

پتہ:۔ **جرمن ٹریڈنگ کمپنی آنند بلڈنگ نمبر ۱۳ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور**

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی